8980-زنا کی حد کون قائم کرے گا

سوال

جب خاندان والوں کا علم ہوکہ عورت نے غلطی کرتے ہوئے کسی شخص سے زنا کا ارتکاب کیا ہے یا پھر اس کے کسی دوسرے سے ناجائز تعلقات ہیں اس کا مکمل ثبوت نہ ملنے کے باوجود کیا اس عورت کوخاندان کے شرف وعزت کی خاطر انتقاما قتل کرنا جائز ہے ؟
اوراگرایسا کرنا جائز نہیں توآپ سے گزارش ہے کہ اس کے بیان میں آیات واحادیث ذکرکریں جن سے یہ واضح ہوتا ہوکہ یہ معاملہ شرعی عدالت میں لے جائے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں ؟
اور کیا اس طرح کا کوئی معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی ہوا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے جس نفس کوقتل کرنا حرام کیا ہے یقینا اسے قتل کرنا سب سے بڑا گناہ ہے اسی بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورجوکوئی کسی مومن کو قصدا قتل کرڈالے ، اس کی سزادوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ، اس پراللہ تعالی کا غضب ہے اوراسے اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اوراس کے لیے بڑا عذاب تیار کررکھا ہے } النساء (93) .

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ کے متعقل پوچھا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا ، کسی نفس کوقتل کرنا ، جھوٹی گواہی دینا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2510) صحیح مسلم حدیث نمبر (88) .

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مومن اس وقت تک اپنے دین کی وسعت میں ہے جب تک حرام خون نہ بہالے) صحیح بخاری حدیث نمبر (6469) .

اورپاکدامن عورتوں پرزنا کی تہمت لگانی جائز نہیں ، اورپھر زنا کا ثبوت بھی اس وقت ہوتا ہے جب چارمرد اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے بعینہ زنا کا واقع دیکھا ہے ، اورانہوں نے فرج کوفرج میں داخل دیکھا ہے یا پھر زنا کا ثبوت زانی عورت یا مرد کے اعتراف سے ہوتا ہے اوراس اعتراف میں کوئی اکراہ اورجبر نہ ہو .

اوراس کے علاوہ جوکچھ بھی ہوگا وہ مسلمان عورت پرزنا کی تہمت ہے اوراس کی حداسی کوڑے ہیں .

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{جولوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کرسکیں توانہیں اسی کوڑے لگاؤ اورکبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہی فاسق لوگ ہیں } النور (4) .

ابوھریرہ اورزید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے انیس اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کردینا، راوی کہتے ہیں کہ : وہ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اعتراف کرلیا لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تو اسے رجم کردیا گیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2575) صحیح مسلم حدیث نمبر (1698) ۔

اللہ تعالی نے زانی مرد اور زانیہ عورت کے لیے محدود سزا مقرر کی ہے لھذا زانی مرد و عورت اگر شادی شدہ ہوں تو انہیں رجم کیا جائے گا، اور جو شادی شدہ نہ ہو اسے ایک سو کوڑے مارے جائیں گے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{زنا کار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر اللہ تعالی کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہیں کھانا چاہیے، اگر تم اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے}. النور (2) ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلم قبیلہ کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے وہ شخص کہنے لگا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرلیا، لھذا وہ شخص اس طرف آیا جس طرف آپ نے اعراض کیا تھا اور اس نے اپنے آپ پر چار گواہیاں دیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمانے لگے :

کیا تم مجنون ہو؟ اس نے جواب میں کہا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا شادی شدہ ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا جی ہاں، لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیدگاہ میں رجم کرنے کا حکم دیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا تو اسے حرہ نامی جگہ پا کر قتل کردیا گیا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4969) صحیح مسلم حدیث نمبر (1691)

اگر یہ کہا جائے کہ زنا کی حد کون لگائے گا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

کسی ایک کے بھی یہ لائق نہیں کہ وہ حکمران کی اجازت کے بغیر ہی حدود نافذ کرے، اگر شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلے کرنے والا حکمران اور سلطان نہ ہو تو عام لوگوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ حدود کا نفاذ کریں، کیونکہ حد نافذ کرنے کے لیے اس کے ثبوت اور اسے نافذ کرنے لیے اجتھاد اور شرعی علم کی ضرورت ہوتی ہے، تا کہ اسے علم ہوسکے کہ حد کب ثابت ہوگی اور کب نفی ہوگی اور اس کی شروط کیا ہیں ۔ ۔ ۔ الخ

اور عام لوگ اس کا علم ہی نہیں رکھتے، اور پھر عام لوگ اگر حدود نافذ کرنا شروع کردیں تو اس پر بہت ہی زیادہ فساد مرتب ہونگے، اور معاشرے کا امن تباہ ہوکر رہ جائے گا، اس طرح لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنی شروع کردیں گے اور ایک دوسرے پر الزام لگا کر حدود نافذ کرنے کی دلیل دیتے ہوئے ایک دوسرے کو ہی قتل کرنا شروع کردینگے ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قتل کا قصاص اولی الامر کے علاوہ کوئی اور نہیں لے سکتا اولی الامر ہی ہیں جن پر قصاص اور حدود کا نفاذ کرنا واجب اور فرض ہے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سب مومنوں کو قصاص کے ساتھ مخاطب کیا ہے، پھر سب مومنوں کے لیے یہ نہیں تیار کیا گیا ہے وہ قصاص پر اکٹھے ہوجائیں، بلکہ سلطان اور حکمران کو قصاص اور دوسری حدود نافذ کرنے میں ان کے قائم مقام بنایا ۔

دیکھیں : تفسیر القرطبی (2/245-246) ۔

اور ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اس حد (یعنی شراب نوشی کرنے والے کو کوڑے مارنے) کو نافذ کون کرے گا ؟ علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ امام و حکمران اس حد کو نافذ کرے گا اور اسی طرح باقی ساری حدود کے نفاذ میں بھی ۔

دیکھیں : بدایۃ المجتھد لابن رشد (2/233) ۔

اور امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابوالزناد اپنے باپ اور وہ ان فقہاء سے بیان کرتے ہیں جن کے اقوال اہل مدینہ تک جا کر ختم ہوتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ : کسی ایک کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ حکمران اور سلطان کے بغیر ہی حدود کا نفاذ کرے ، لیکن مالک اپنے غلام اور لونڈی پر حد نافذ کر سکتا ہے ۔

دیکھیں : نیل الاوطار للشوکانی (7/295-296) ۔

اور عورت کے خاندان والوں پر فرض اور ضروری ہے کہ وہ اسے فحاشی اور بدکاری سے منع کریں اور اسے فحاشی کے ہر قسم کے اسباب سے بھی منع کرتے ہوئے بے پردگی کرنے اور اجنبی مردوں سے بات چیت کرنے سے روکیں ، اور اسی طرح ہر اس سبب سے جس کی بنا پر برا کام کرنا ممکن ہو سے بھی منع کریں ، اور اگر وہ ایسے کاموں اور اسباب سے قید و بند کے بغیر نہیں رکتی تو گھر والوں کے جائز ہے کہ وہ اسے گھر میں قید بھی کر دیں ۔

لیکن اسے قتل کرنا جائز نہیں ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے اس عورت کے بارہ میں سوال کیا گیا جو شادی شدہ اور صاحب اولاد بھی تھی اور اس نے ایک مرد سے ناجائز تعلقات قائم کر لیے ، اور جب یہ تعلقات ظاہر ہوئے تو اس نے خاوند سے علیحدگی کی کوشش کرنا شروع کر دی ، تو کیا اس فعل کے بعد اسے اپنی اولاد پر کوئی حق باقی رہتا ہے ؟ اور کیا ان پر اس سے قطع تعلقی کرنے میں کوئی گناہ ہے ؟

اور جس شخص کو اس کا ثبوت مل جائے تو کیا اس کے لیے اس عورت کو خفیہ طریقہ سے قتل کرنا جائز ہے ؟ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کرے تو وہ گنہگار ہو گا ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا :

اس عورت کی اولاد اور اس کے عصبات (یعنی مرد اقرباء) پر فرض ہے کہ وہ اسے حرام کاموں سے روکیں ، اور اگر وہ قید و بند کے بغیر نہیں رکتی تو اسے گھر میں ہی بند کریں اور اگر اسے قید کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہو تو اسے قید کر دیں ، اور بیٹے کو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ اپنی ماں کو زدوکوب کرے ، اور ماں کو اس سے نیکی و احسان کرنے سے منع نہیں کر سکتے ، اور ان کے لیے قطع تعلقی کرنا جائز نہیں کہ اس سے برائی میں جا پڑے گی ، بلکہ وہ حسب استطاعت اسے برائی سے روکیں ، اور اگر وہ کھانے پینے اور لباس کی ضرورت مند ہو تو اسے کھانا پینا اور لباس دیں ۔

ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس پر قتل وغیرہ کی حد نافذ کریں ایسا کرنے میں وہ گنہگار ہونگے ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ (34/177-178)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی چندایک عورتوں نے زنا کا ارتکاب کیا توان کے خاندان میں سے کسی نے بھی ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا، ان میں ایک عورت غامدی قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی رضی اللہ تعالی عنہا :

بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : ۔ ۔ ۔ ازدقبیلے کی شاخ غامد کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کریں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیرے لیے ہلاکت ہواللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرو ، تووہ کہنے لگی میرے خیال میں آپ مجھے بھی اسی طرح واپس بھیج رہے ہیں جس طرح ماعزبن مالک (رضی اللہ تعالی عنہ) کوواپس کیا تھا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تجھے کیا ہے ؟ وہ کہنے لگی وہ زنا سے حاملہ ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو؟ وہ کہنے لگی جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا : وضع حمل کے بعد آنا ، راوی کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے وضع حمل تک اس کی کفالت کی ، راوی کہتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنا لگے غامدیہ عورت نے بچہ جن دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ہم اسے رجم نہیں کرینگے اوراس کا چھوٹا سا بچہ ویسے ہی چھوڑدیں جسے دودھ پلانے والا ہی کوئی نہ ہو ، توایک انصاری شخص کھڑا ہوکر کہنے لگا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی رضاعت میرے ذمہ ، راوی کہتے ہیں کہ تواسے رجم کردیا گیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1695) ۔

اس کے بعد ہم یہ کہیں گے کہ اس عورت کے خاندان والے جویہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ قتل کی مستحق ہے ان کا یہ دعوی اس کے علاوہ بھی کئی ایک اعتبار سے غلط ہے جویہ ہیں :

1– اگران کے بیٹوں یا بھائیوں میں سے کوئی ایک زنا کا ارتکاب کرلے توبلاشبہ یقینا وہ یہی کام ان کے ساتھ نہیں کرینگے ، اوران کا ایسا کرنا اہل جاہلیت کے عمل کے مشابہ ہے کہ انہوں نے بھی اپنے لیے زنا مباح کررکھا تھا اور عورتوں کے لیے نہیں ، اورجب ان کی عورتیں یہ کام کریں توان کی عزت وشرف میں خرابی پیدا ہوتی ہے اورانہیں حمیت گھیرلیتی ہے ، لیکن اگر ان کے بیٹے یا بھائی یہی کام کریں توان کے لیے دین کی کوئی حمیت ظاہر نہیں ہوتی ، بلکہ بعض باپ تواپنے بیٹے کی برائی پر فخر کرتے ہیں اوراسے ایسا کرنے پر ابھارتے ہیں ۔

2– انہوں نے خودہی عورتوں کے لیے فحاشی کا دروازہ کھولا ہے ، اور عورت کو مختلط سکولوں میں تعلیم اورگندی صحبت ودوستی اور حرام کاموں کے مشاہدہ کرنے اوربری مجالس میں بیٹھنے کی اجازت دی تواس کام نے ان کے دل تباہ کرکے رکھ دیے اوراسے فحاشی کے ساتھ وابستہ کردیا ۔

اورکچھ لوگ تواپنی بیٹی یا بہن کی شادی ہی نہیں کرتے بلکہ اس کی شادی کی عجیب وغریب شرطیں رکھتے ہیں جوپوری کرنا ہی مشکل ہوتی ہیں ، اوریہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ لوگ عورت کوسزا دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ توخود سزا کے زیادہ مستحق ہیں ۔

3– وہ زنا جیسے فحش کام پر ہی قتل نہیں بلکہ وہ توصرف بات چیت یا حرام تعارف کی بنا پر بھی قتل کرڈالتے ہیں جس کی شریعت میں سزا قتل نہیں ۔

4– وہ اس فارغ دلیل کے ساتھ ہراس کے لیے دروازہ کھولتے ہیں جواپنی بہن یا بیٹی کوقتل کرنا چاہتا ہے ، اور ہوسکتا ہے اس کے قتل کا سبب اس عورت کا مال ہویا پھر اس عورت کوان کی کسی خفیہ چیز کا علم ہوچکا ہو جسے وہ چھپا کر رکھنا چاہتے تھے یا اس طرح کا کوئی اور سبب ۔

اورہم وقتا فوقتا کفار یورپ یا مشرق میں س منحرف قسم کے لوگوں سے یہ سنتے رہتے ہیں جو بھی شرف وعزت کی بنا پر اپنی بہن یا بیٹی کوقتل کرے اسے بھی قتل کرنا چاہیے ، اس کا سبب یہ ہے کہ بہت سے قوانین میں اس سبب کی بنا پر قتل کرنے والے قاتل کو معافی دی گئی ہے ۔

اوراس طرح کی آوازیں اگرچہ صحیح ہی ہیں لیکن ہمیں یہ لائق نہیں دیتا کہ ہم ان اوران کے دعووں سے دھوکہ کھاجائیں، کیونکہ اس طرح کی آوازوں کا مقصد عورت کے خاندان والوں سے غیرت کونکال باہر کرنا، اور عورتوں کے لیے دروازہ کھولنا تاکہ وہ فحاشی کی مرتکب ہوں، یہ مقصد ہوتا ہے۔

عورتوں کے اولیاء پرضروری اورواجب ہے کہ اللہ تعالی کا تقوی وڈر اختیار کریں اورجوان کے ماتحت ہیں انہیں فحاشی کے کاموں سے روکیں، اوراسی طرح اس کے اسباب سے بھی روکیں، اس میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی کوتاہی یا پھر تشدد سے کام نہ لیں جس کا شریعت انکار کرتی ہے۔

واللہ اعلم.